© rasailojaraid.com

حضرت مولانا حافظ محمد ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد اقبال قریشی
ہارون آبادی

حضرت مولانا حافظ محمد ضامن شہیدؒ کے حالات ان کے ایک مرید حکیم ضیاء الدین صاحب مرحوم نے "رسالہ مونس ہجر یاراں" میں تحریر فرمائے تھے۔ مذکورہ رسالہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ" میں محفوظ ہے۔ افسوس ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ احقر کو ان کے حالات باوجود بسیار تلاش کے نہیں ملے۔ تاہم جو کچھ لکھ رہا ہوں، مضمون کی مناسبت سے کافی ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

محمد اقبال۔

حضرت مولانا حافظ محمد ضامن شہید علیہ الرحمۃ کا اصلی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔ آپ صاحب نسبت کامل ولی اللہ تھے۔ حضرت میاں جی نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس سرہٗ کے مرید باصفا اور خلیفہ مجاز تھے۔ بڑے صاحب فضل وکمال اور کشف وکرامات تھے۔ مگر تواضع کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی پاس آتا تو فرماتے: "بھائی اگر تجھے مسئلہ پوچھنا ہے (حضرت[1] مولانا شیخ محمد تھانویؒ کیطرف اشارہ کرکے) بیٹھے ہیں۔ اور اگر تجھے مرید ہونا ہے۔ (تو سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کیطرف اشارہ کرکے) بیٹھے ہیں۔ اور اگر حقہ پینا ہے تو یاروں کے پاس بیٹھ جاؤ" (ارواح ثلاثہ ص۲۲۵) باوصف خانہ داری اور اہل وعیال سے نہایت آزاد اور مستغنی رہتے تھے۔ گویا فکرِ دنیا پاس نہ پھٹکا

---

[1] ان دنوں یہ تینوں اقطاب ثلاثہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں تشریف رکھتے تھے۔ اور خانقاہ مذکورہ دکانِ معرفت کہلاتی تھی۔

© rasailojaraid.com

تھا۔ دانائے عصر اور علمائے زمانہ میں ہر ایک آپ کا مخلص اور معتقد تھا ہر وقت عشق الٰہی میں مست و سرشار رہتے تھے۔ دل کی کیفیت چہرہ مبارک سے معلوم ہوا کرتی تھی محبت الٰہی کا صورت شریف پر ہر آن ظہور تھا۔ (بیس بڑے مسلمان ص۱۵۷)

پیر و مرشد سے محبت | حضرت مولانا حافظ محمد ضامن صاحب ؒ کو اپنے شیخ سے اتنی محبت تھی کہ حضرت میانجیو ؒ کے ہمراہ جوتا بغل میں لے کر اور توبرہ گردن میں ڈال کر جھنجھانہ جاتے تھے۔ ان کے صاحبزادہ کی سسرال بھی وہیں تھی۔ لوگوں نے کہا اس حالت سے جانا مناسب نہیں۔ وہ لوگ حقیر سمجھ کر کہیں رشتہ نہ توڑ ڈالیں۔ فرمایا رشتے کی ایسی تیسی! میں جانے میں اپنی یہ حالت ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ (ارواح ثلاثہ ص۲۴۶)

حضرت مولانا مہاجر مکی ؒ کی نظر میں | حضرت حاجی صاحب ؒ اپنے خواجہ تاش حضرت حافظ محمد ضامن صاحب ؒ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ؎

عالم و زاہد ولی اہلِ مقام ۔۔۔ متقی و پارسا و نیک نام
یعنی ہیں حافظ محمد ضامن ؒ اب ۔۔۔ فیض کی طالب ہے جن سے خلق سب

(مجموعہ کلیات امدادیہ ص۱۴)

شہادت | ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں تھانہ بھون اور شاملی کے معرکہ میں شریک رہے اور اسی معرکہ میں زیر ناف گولی لگ کر شہید ہو گئے۔ شہادت کا کشف پہلے ہی ہو چکا تھا۔ شہادت کے دن زیب و زینت سے دولہا بن کر غسل کر کے اور سرمہ لگا کر نکلے اور ۲۴ محرم ۱۲۷۴ھ کو ظہر کے وقت شہادت پائی۔ "شہادت مرشد ہادی" ۱۲۷۴ھ سے تاریخ شہادت نکلتی ہے۔ شیخ العرب و العجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی ؒ اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ نے مرثیے لکھے جس سے آپ کا کمال مرتبت ظاہر ہے۔

حضرت شیخ تھانوی ؒ سے محبت | حضرت حکیم الامت تھانوی ؒ نے فرمایا کہ حضرت حافظ ضامن صاحب ؒ سپاہی منش اور نہایت خوش مزاج آدمی تھے۔ مجھ سے کمال الفت کرتے تھے۔ (ارواح ثلاثہ ص۲۴۷) واضح ہو کہ حضرت حکیم الامت ؒ اس وقت بچے تھے۔

ملفوظات

بروایت حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی ؒ

ذکر اللہ کی فضیلت | فرمایا جو شخص لذات کا طالب ہے وہ حق تعالیٰ کا طالب نہیں کیونکہ لذت

© rasailojaraid.com

نہ لازم ہیں کبھی ہوتی نہیں کبھی نہیں ہوتیں۔ اس لئے ان کی طرف التفات ہی نہ کرنا چاہئے۔ توجہ صرف اس چیز کیطرف کرو جو بوجہ موجود ہونے کے مرتب ہوتی ہے۔ وہ کیا ہے توجہ حق الی العبد۔ چنانچہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ اسی کی نسبت فرماتے تھے کہ ہمارا مقصود تو ذکر ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ۔ یعنی تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔ یہ ایسا ثمرہ ہے۔ جس میں بوجہ وعدہ کے کبھی تخلف ہی نہیں ہوا کرتا یعنی ہم اللہ تعالیٰ کو اس لئے یاد کیا کریں کہ وہ ہمیں یاد کیا کریں گے۔ اس کے سوا حیات دنیا میں ہم کسی اور ثمرہ کے طالب نہ ہوں۔ باقی اصل ثمرہ یعنی رضا و دخول جنت وہ تو آخرت میں ہی ہوگا۔ بس اور کیا چاہئے۔ ایسا شخص جس کا یہ مطلب ہو کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ یہ ہے حقیقت مقصود سلوک کی، مگر ہم اس میں بھی بدون اتباع ہوی کئے ہوئے نہ رہے۔ (السوی والصدیٰ صـ۳۱)

نیک صحبت کا اثر فرمایا: قصبہ رام پور کے ایک رئیس حضرت حکیم ضیاء الدین صاحبؒ حضرۃ حافظ صاحب شہیدؒ کے مرید ہو گئے اور ان کے اور حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں آنے جانے لگے ان کے فیض صحبت سے حالت بدل گئی۔ دنیا کیطرف سے بے رغبتی اور آخرت کی جانب رغبت پیدا ہوگئی ان کے باپ کے پاس ایک دفعہ کچھ گنوار آئے اور کہنے لگے تمہارے بیٹے کا بڑا افسوس ہے۔ فقیر ہوگیا وہ بولے تیر بھائی۔ تو ایک گنوار کیا کہتا ہے۔ اجی بری صحبت ایسے ہی ہوتے جبھی تو بڑے بوڑھے بری صحبت سے منع کریں، دیکھو نہ بگڑ گیا فقیر ہوگیا۔ تو گویا بے وقوفوں نے دینداروں کی صحبت کو بری صحبت سمجھا، استغفر اللہ۔ ان ہی حضرت حافظ صاحبؒ کا ایک اور واقعہ ہے۔ کہ کوئی جوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا۔ اسکی حالت بدلنے لگی، ایک بار اس کا باپ حاضر ہو کر نہایت بیباکی سے کہنے لگا کہ جب سے میرا بیٹا آپ کے پاس آنے لگا بگڑ گیا۔ حضرتؒ تھے بڑے جلالی، فرمایا اپنے بیٹے کو ہمارے پاس نہ آنے دو، روک دو ہمارے پاس جو کوئی آئے گا ہم تو اسے بگاڑے ہی جسکو لاکھ مرتبہ غرض ہو اور بگڑنا چاہے وہ ہمارے پاس آئے، ہمیں تو بگاڑنا ہی آتا ہے۔ ہم نے تو اپنے پیر سے بگاڑنا ہی سیکھا ہے۔ اجی جو بگڑنے سے ڈرے وہ ہمارے پاس آوے ہی کیوں۔ ایسے کے پاس جائے جسے سنوارنا آتا ہے۔ لوگ کیوں ہمارے پاس بگڑنے آتے ہیں۔ ہم کسی کو بلانے نہیں جاتے (طریق القلندر کحریق السمندر صـ۳۹، فضائل العلم والخشیۃ صـ۵۵)

جنم روگ فرمایا: ہمارے حضرت حافظ ضامن صاحبؒ نے ایک شخص سے پوچھا تھا کہ آپ کا لڑکا کیا پڑھتا ہے۔ کہا قرآن حفظ کرتا ہے۔ فرمایا ارے اس بیچارے کو کیوں جنم روگ لگا دیا۔ حافظ صاحب

© rasailojaraid.com

میں مزاح بہت تھا۔ اس لئے گفتگو کے عنوان ایسے ہی ہوا کرتے تھے۔ مگر حقیقت اس کی یہ تھی کہ حفظِ قرآن ایک دن کا کام نہیں ہے۔ ساری عمر اسی میں لگا رہے تب تو محفوظ رہتا ہے۔ ورنہ بہت جلد حفظ سے نکل جاتا ہے۔ (الرحیل الی الخلیل ص ۲۴)

مجاہدہ کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ فرمایا: حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہیدؒ سے کسی نے عرض کیا کہ حضرت بارہ تسبیح بتلا دیجئے، حضرتؒ خفا ہو کر فرمانے لگے کہ واہ ساری عمر میں ایک یہی شئے تو حاصل ہوئی یہی تجھے بتلا دوں۔ میاں جسطرح ہم کو ناک رگڑ کر ملی ہے اسی طرح تم ناک رگڑ لو۔ جی چاہے کا بتلا دیں گے۔ تم چاہتے ہو مفت سفت میں دولت حاصل ہو جائے۔ دیکھو اگر کسی تاجر کے پاس جاؤ اور کہو ایسا طریقہ بتلا دو کہ دس روپے روز آجایا کریں۔ تو وہ یہی کہے گا کہ میاں تم احمق ہو، کام کرو، ہم سے اصول تجارت سیکھو ہماری خدمت کرو اور خدا تعالیٰ پر نظر رکھو اس کے بعد تجارت کرو دیکھو اللہ تعالیٰ برکت کرنے والے ہیں۔ بتدریج مالدار ہو جاؤ گے۔ (اسباب الفضائل ص ۱۴)

بعینہٖ فضائل دینیہ بھی بدوں بزرگوں کی صحبت میں رہے اور مجاہدہ کئے بغیر گھر بیٹھے حاصل نہیں ہو سکتے۔ عارف باللہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ نے صحیح فرمایا ؎

مئے یہ ملی نہیں یونہی دل و جگر ہوئے ہیں خوں
کیوں میں کسی کو مفت دوں مئے مری مفت کی نہیں

اس لئے ہمیں حتی المقدور بزرگوں کی صحبت میں رہ کر مستفید و مستفیض ہونا چاہیے کیونکہ ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اتباعِ سنت میں ہر امر میں اعتدال ہے۔ فرمایا: حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ کی خدمت میں ایک شخص بارادہ بیعت آیا۔ حضرتؒ نے فرمایا کچھ دنوں کھانا کم کھایا کرو۔ تب بیعت کریں گے۔ ایک روز کے بعد وہ شخص پھر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ حضرتؒ اگر حکم ہو تو روزہ رکھ لوں مگر یہ تو بڑی مشکل بات ہے کہ سامنے مزے دار حلال طیب کھانا موجود ہو اور پھر کم کھاؤں۔ حضرتؒ نے فرمایا بس اسی منہ سے کہتے ہو کہ اللہ کا نام لوں گا، اتنا بھی نہیں ہو سکا۔ صاحبو! سنت کا اتباع اسی واسطے لوگوں کو ناگوار ہے کہ اس میں ہر امر میں اعتدال ہے اور یہ نفس کو بھاری اور کٹھن ہے اور منشاء اس ناگواری کا یہ ہے کہ نفس چاہتا ہے آزادی کو۔ اور نیز شہرت کے لئے اپنے حظوظ کو بالکلیہ ترک کر دینا تو اس لئے آسان ہے کہ اس میں ایک آزادی ہے اور مخلوق کی نظروں میں بڑائی ہے۔ کہ فلاں درویش کھانا نہیں کھاتے اتنے برسوں سے انہوں نے کھانا چھوڑ دیا ہے۔ اور اعتدال دشوار ہے۔ کہ اس میں شہرت نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں صورۃً امتیاز نہیں ہوتا۔ (الشکر ص ۲۰)

■■